مفتی محمد حقانی مروت

تذکرہ اللہ کے ولی......علامہ فانی صاحب

صد باعثِ تعجب وحیرت ہے وہ خودساختہ معیار، جو لوگوں نے کسی ولایت اور بزرگی جانچنے کے لئے وضع کررکھا ہے۔ یار لوگوں کا خیال ہے کہ اولیاء وہ ہوتے ہیں جو ہوا میں اڑ سکتے ہیں، پانی پر مصلے بچھا کر نماز پڑھ سکتے ہیں، بھڑکتے شعلوں میں بلاخوف وخطر کود سکتے ہیں۔ وہ ہفتوں، مہینوں کھائے، پیئے بغیر زندہ رہ سکتے ہیں۔ ان کے اشارے پر ''کن فیکون'' ہوجاتا ہے۔ ان کے دَم سے بانجھ کی کوکھ ہری ہوجاتی ہے وہ چشم زدن میں ہزاروں میل کا سفر طے کرلیتے ہیں، فجر اکوڑہ خٹک میں پڑھتے ہیں تو ظہر مکہ مکرمہ اور عصر مدینہ منورہ میں ادا کرتے ہیں ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کا خیال ہے کہ اللہ کے اولیاء مہینوں غسل نہیں کرتے، اچھا لباس نہیں پہنتے، بیوی، بچوں اور عزیزواقارب سے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔

ایک صاحب نظر جو سالہا سال تک قریہ قریہ اور شہر شہر چل پھر کر مشائخ کے حالات ان کے مریدوں اور خلفاء سے جمع کرتے رہے انہوں نے اپنی کتاب میں لکھا ہے ''میں بزرگوں کے متعلقین سے ان کے حالات واقعات سن کر اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ان کی ساری زندگی فطرت سے جنگ کرتی گزر گئی۔ ظاہر ہے کہ مہینوں غسل سے اجتناب، بدبودار لباس، خاک آلود بکھرے ہوئے زلفیں، معاشرتی ذمہ داریوں سے فرار، اہل وعیال سے وحشت اور نفرت، قدرت وسعت کے بیکار چیزوں پر گزارہ، آبادی کی بجائے ویرانے اور صحرا میں بسیرا کرنے والے کو ولایت کا اعلیٰ مقام سمجھتے ہیں یہ سب کچھ فطرت کے ان پیروکاروں پر لاگو ہوتا ہے جو خلاف فطرت زندگی کو ولایت کا اعلیٰ مقام سمجھتے ہیں۔

آیئے اور سنیئے ! تذکرہ ایک ولی کا جو دیوبند ثانی، جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے استاد الحدیث، میرے استاد اور مربی علامہ حافظ محمد ابراہیم فانی صاحبؒ اللہ تعالیٰ کے سچے اور حقیقی ولی تھے۔ ایمان وتقویٰ کے نور سے اپنے ظاہر وباطن کو معذور کئے ہوئے ولی! جن کی ساری زندگی فطرت سے جنگ کرتے گزری، جو زندگی بھر نفس کے ناجائز تقاضوں، شیطانی قوتوں اور گمراہ فرقوں سے برسرپیکار رہتے تھے۔ وہ جرأت مند اور غیرت مند تھے۔ وہ حق بات ہر بلاخوف وخطر قائم رہتے تھے۔ دوسروں کے ساتھ بعض مسائل اور باتوں میں اختلاف کے باوجود اعتدال کا

---

* استاد جامعہ قاسمیہ سربند، لکی مروت

دامن کبھی نہیں چھوڑا۔ وہ ایسا عظیم مجاہد تھا، جو زندگی بھر لڑتے رہے مگر ہاتھ میں تلوار کی بجائے قلم تھامے رکھا، اکابر سے حد درجہ سے محبت رکھنے والا تھا، فکرِ ولی اللٰہی اور نظریہ شیخ الہندؒ کا نمائندہ جماعت، جمعیت علماء اسلام کے ساتھ لیلیٰ ومجنون جیسا تعلق تھا۔ اتحاد امت کا عظیم علمبردار تھا ان کی ذات گرامی ایک جامع شخصیت تھی۔ علمی دنیا میں طلبہ کرام کے مرجع تھے ادبی اور شعرو سخن کی دنیا شعراء اور ادیبوں کے استاد اور روحانی دنیا میں عوام الناس کے مرجع الخلائق کے مرتبے پر فائز تھے۔

شکل وحلیہ:

بادیٔ النظر میں حضرت کا اگر قلمی چہرہ یا حلیہ بیان کر تو یوں کہہ سکتا ہوں کہ، معتدل جسم والا، چمکتی ہوئی بلند پیشانی، بلندی کی طرف مائل ناک، چہرے پر متانت، ہر وقت ہونٹوں پر تبسم اور مسکراہٹ، اس شعر کا حقیقی مصداق تھا ؎

لہجے میں بانکپن تھا طبیعت میں تھا گداز   ہونٹوں پر ہر گھڑی تھا تبسم سجا ہوا

نرم مزاج اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے جھکی ہوئی نظریں، گندمی رنگ، ہلکی اور پروقار انداز میں کھلتی ہوئی داڑھی، بالائی ہونٹ پر بالکل باریک وپست مسنون مونچھیں، گرمیوں میں سفید بنگالی ٹوپی، سردیوں میں چترالی ٹوپی، کبھی کبھی سفیدی عمامہ بھی باندھتے تھے۔ ہاتھ میں عصا اور نظر کی عینک زیب عینین تھی۔ پہلی مرتبہ سامنا کرنے والا ہی گمان کرتا کہ واقعی کوئی اللہ والا، نیک وصالح، سنجیدہ وبردبار شخص ہے۔

ستا دا خائست گلونہ ڈیردی   جولئی مِ تنگہ زہ بہ کوم کوم ٹولومہ

زہد وتقویٰ:

حضرت نے ایک دفعہ فرمایا! لوگ مجھے کہتے کہ کہ فانی صاحب! مولانا فضل الرحمان صاحب آپ کا قریبی دوست ہے اور آپ کے ان کے ساتھ گہرے تعلقات ہیں ان سے آپ دنیا کا فائدہ کیوں نہیں اٹھاتے؟ حضرت فانی صاحبؒ نے فرمایا: میں جواب دیتا ہوں کہ اللہ نے مجھے پیدا کیا ہے اور اللہ ہی میرے کام سنوارے گا مولانا فضل الرحمان صاحب کیا کرسکتے ہیں۔ ان کے ساتھ اگر میرا تعلق ہے وہ اپنی جگہ ہے اس کے ساتھ میرے جماعتی وابستگی ہے دنیا کی کاموں کی نہیں۔ ؎

اس دور میں بھی سود وزیاں سے تھا بے نیاز   اخلاص اس کے دامنِ دل میں بھرا ہوا

یقین جانئے! کہ ''ایم ایم اے'' کے دور حکومت میں کئی وزوراء حضرت فانی صاحبؒ کے بہت قریبی ساتھی تھے، لیکن ان سے ایک روپیہ کا نہ سوال کیا اور نہ فائدہ اٹھایا، زندگی میں کوئی گھر بنایا نہ گھر بنانے کی کوشش کی اور نہ فانی صاحبؒ کی یہ کبھی خواہش رہی۔

علمی مقام:

ہمارے استاد علامہ فانی صاحبؒ کو اللہ تبارک نے اپنی صفتِ علم سے حظِ وافر عطا فرمایا تھا اور اللہ تعالیٰ نے عمیق علم نصیب فرمایا تھا۔ راقم الحروف نے فانی صاحبؒ سے دورہ حدیث میں موطائین اور نسائی پڑھی، جب کسی حدیث میں کوئی مسئلہ فقہیہ آتا تو تمام ائمہ کرام کا نام بہت ادب واحترام کے ساتھ لے کر کہتے تھے کہ اس میں فلاں امام کا یہ مذہب ہے فلاں امام یہ فرماتے ہیں ان کی یہ دلیل ہیں اور آخر میں جب احناف کی باری آتی تو آواز میں ایک قسم کی بلندی آجاتی۔ احناف کے دلائل کا ذکر کرنے کے بعد احناف کے کئی کئی وجوہ ترجیح بیان کرتے تھے۔ حضرت فانی صاحبؒ کے درسی افادات کو راقم الحروف درس کے دوران تحریر کرتے تھے۔ بطور مثال ایک مسئلے کی روداد، قرأۃ الامام میں ہفتوں بحث کے بعد اٹھارہ وجوہ ترجیح ذکر کئے اور کہا کہ اور بیان کروں یا یہی کافی ہے۔

استاد جی! ایک کہنہ مشق استاد اور مدرس تھے، طلبہ ان کے درس کیلئے ترستے تھے کہ وہ ہر مسئلے کی آسان اور دلنشین تشریح کرتے تھے اور ساتھ ساتھ ہی توضیح بالمثالِ خارجی اور اشعار مختلفہ کے ساتھ کرتے تھے۔ وہ دیوبند ثانی میں مسند حدیث پر براجماں ہونے کے ساتھ ساتھ جامعہ میں دیگر چھوٹی بڑی کتابیں بھی پڑھاتے تھے۔

سالہا سال تدریس میں تجربے کی بنیاد پر کئی کتابوں کے شروح لکھے، حسامی کی شرح توضیح السامی بزبان پشتو لکھی ہے کافیہ جو علم نحو کی اہم ترین کتابوں میں ہے اس کا ''دروس الکافیہ'' اور ''عیوان الصافیہ'' کے نام شروح لکھی۔

ادبی مقام:

علامہ فانی صاحبؒ استاد الحدیث ہونے کے ساتھ ایک بہترین مصنف، محقق، ادیب وشاعر اور قلم کار بھی تھے اس نے اپنے والد گرامی، صدر المدرسین جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، فاضل دیوبند، شیخ الحدیث مولانا عبدالحلیم زروبیؒ کے سوانح حیات ''حیات صدر المدرسین'' حیات شیخ القرآن (حضرت مولانا عبدالہادی صاحب شاہ منصور)، افاداتِ حلیم، کاروان آخرت لکھیں۔ شعری مجموعے میں نالۂ زار، ازغی دتمنا، داغہائے فراق، بے شانہ غم، وغیرہ تحریر فرمائی۔

کسی جگہ پڑھاتے تھا کہ حضرت احمد علی لاہوریؒ سے کسی صاحب نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے متعلق کہا کہ وہ ہر وقت لطائف ومذاق میں ہی پڑے رہتے ہیں تو حضرت لاہوریؒ نے فرمایا! امیر شریعت کی ولایت کو ان کی ظرافت نے چھپا رکھا ہے''۔ اگر میں یہ کہوں تو یہ غلط نہیں ہوگا کہ ہمارے استاد اور شیخ الحدیث فانی صاحبؒ کی بھی کچھ ایسی کیفیت تھی وہ وقت کے عظیم مشائخ سے بیعت تھے۔

اللہ تعالیٰ حضرت کے اہل وعیال اور سب متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے، آمین، اور اللہ تعالیٰ حضرت فانیؒ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔ اور اعلیٰ علیین میں مقام نصیب فرمائے! آمین ثم آمین۔